

”بیشک آپ (ﷺ) کا دشمن ہی لاوارث اور بے نام و نشان ہے۔“

اے امت محمدیہ!

تمہارے نبی ﷺ کی توہین کی جارہی ہے
اور تم کیا کر رہے ہو



عالم باعمل شیخ خالد راشد فک اللہ اسرہ

بسم الله الرحمن الرحيم

خطبه

شيخ خالد الراشد (فك الله اسراه)

يا امة محمد صلى الله عليه وسلم.....

امام خطيب جامع فهد بن مفلح السبيعي الثقبه - انجر خطبة الجمعة ١٤٢٦-١٢-٢٤ هـ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین۔ والصلوٰ والصلوٰ والسلام علی رسول اللہ، وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔ اما بعد:

جزیرہ عرب بلکہ پورے عرب خطے کے مشہور باعمل علماء میں سے ایک شیخ خالد راشد بھی ہیں، جو ہمیشہ صرف قرآن و حدیث کی بات کرتے ہیں اور حکمرانوں کی خوشنودی کی خاطر دین میں رد و بدل کرنے سے مکمل طور پر اجتناب کرتے ہیں۔ وہ ان علماء میں سے نہیں ہیں جو فتنے اور مصلحت کے بہانے قرآن و حدیث کی صحیح بات جانتے ہوئے بھی غلط فتاویٰ جاری کر دیتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی ایسا موقع جائے کہ وہ کسی مسئلے میں کلمہ حق کہنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں تو وہ وہاں قرآن و حدیث کے مخالف کوئی بات یا فتویٰ دینے کی بجائے اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق خاموشی اختیار کر لیتے اور کبھی ایسی بات نہیں کرتے جس سے اسلام اور مجاہدین اسلام کو نقصان پہنچے اور کفار کو فائدہ پہنچے۔ شیخ خالد فک اللہ اسرہ کو اللہ نے قرآن و حدیث پر چلنے کی وجہ سے دنیا میں ہی ان کی مقبولیت اس قدر رکھ دی ہے کہ ان کی تقاریر اصلاحی و دعوتی ہونے کی وجہ سے عرب خطے میں سب سے زیادہ کیسیٹیں ان کی تقسیم ہوتی ہیں اور گمراہیوں اور گناہوں کے دلدلوں میں مبتلا سینکڑوں مسلمان ان کی تقاریر کی کیسیٹوں کو سن کر توبہ کر چکے ہیں اور مکمل طور پر اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو چکے ہیں۔

شیخ خالد راشد حفظہ اللہ کا نام عالم اسلام میں اس وقت بہت مشہور ہوا، جب انہوں نے دل کے خلوص کے ساتھ ڈنمارک کے شائع کردہ گستاخانہ خاکوں کیخلاف اور ناموس رسالت کے دفاع کے لیے تقریر کر کے سوئی ہوئی امت کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔

شیخ خالد الراشد اس وقت بلاد حرمین کے وہ واحد عالم باعمل تھے، جنہوں نے حرمت رسول ﷺ پر موثر ترین خطبہ جمعہ دیا اور منافقت و دھوکے بازی اور بناوٹی بڑھیکیں مارنے ک بجائے سچائی، خلوص اور کلمہ حق

بیان کرنے کی راہ کو اپناتے ہوئے ڈنمارک سفارتخانے کو بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ سعودی عوام سے انہوں نے جمعے کے خطبے میں اپیل کی کہ جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، وہ شام کے وقت امارت ریاض (حکومت) کے باہر جمع ہوتا کہ حکومت کے سامنے ڈنمارک سفیر کو ملک باہر کرنے کا مطالبہ پیش کیا جاسکے۔ شیخ فک اللہ اسرہ کی اپیل پر جمعے میں شریک مسلمانوں نے موبائل فون اور ایس ایم ایس کے ذریعے دعوتی مہم چلائی اور سب مسلمانوں تک شیخ کا یہ پیغام پہنچایا کہ جو کوئی بھی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے، تو وہ مغرب کی نماز ریاض حکومت کے دفاتر کے باہر ادا کرے۔

شیخ خالد فک اللہ اسرہ کی پر خلوص اپیل پر ہزاروں محبان رسول ﷺ مختلف علاقوں اور شہروں سے شام ہونے سے پہلے ہی امارت ریاض کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے۔

آل سعود کی سعودی حکومت کو محبان رسول ﷺ کا اکٹھے ہو کر ڈنمارک سفیر کو ملک بدر کرنے کا حکومت سے مطالبہ کرنا پسند نہیں آیا۔ اس لیے سعودی حکومت نے ناکے لگا کر مسلمانوں کو امارت ریاض جہاں حکومتی دفاتر قائم ہے، کے قریب پہننے سے روکنے کے لیے گرفتاری کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے باوجود سینکڑوں مسلمان چھپتے چھپاتے حکومتی دفاتر کے قریب واقع مسجد میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ شیخ خالد الراشد کو راستے سے ہی گرفتار کرنے کی لیے ایک گاڑی کی تلاشی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ شیخ خالد راشد کی گاڑی کو بھی امارت ریاض کے باہر موجود ناگے پر پولیس والوں نے داڑھی والے دیکھ کر گاڑی سائیڈ پر تلاشی کے لیے لگانے کو کہا۔ یہ دیکھ کر شیخ خالد فک اللہ اسرہ کو ان کے ڈرائیور ابو مقداد نے کہا کہ آپ پیدل اتر کر چلے جائیں۔ شیخ خالد اپنی گاڑی سے اتر کر اکیلے ہی امارت ریاض پہنچے، جہاں آل سعود کے دین کا سرکاری ترجمان مفتی مملکت سعودیہ شیخ عبدالعزیز آل شیخ تقریر کر کے نوجوانوں کو واپس اپنے گھر جانے کے لیے آیات و احادیث سے غلط استدلال کر کے اسے فتنہ قرار دیتے ہوئے نوجوانوں کو اپنے گھروں کو واپس چلے جانے کے لیے تقریر کر رہا تھا۔

شیخ خالد راشد کے آجانے کے بعد حاضرین نے اس درباری مفتی کو چھوڑ کر شیخ خالد راشد کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ شیخ خالد راشد نے ان سے گفتگو کا آغاز کیا ہی تھا کہ شیخ آل الشیخ اور سعودی فورسز نے بیچ میں آکر

سب کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہوئے اپنے گھروں کو بھیج دیا۔ اس کے بعد شیخ خالد راشد کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ اب شیخ خالد کو جیل میں قید سات سال ہونے والے ہے اور ان کا جرم صرف اتنا تھا کہ انہوں نے حرمت رسول کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے سعودی حکومت سے گستاخانہ خاکوں کو شائع کرنے کی وجہ سے ڈنمارک سفارتخانے کو بند کرنے کا مطالبہ صرف ایک تقریر میں کیا تھا۔

آل سعود کی مرضی کیخلاف کسی بھی معاملے پر سعودیہ میں کچھ کہنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی پاداش میں سینکڑوں علماء جیل میں کئی سالوں سے قید ہیں۔

یہی وجہ ہی امریکہ میں ملعون یہودی اور صلیبیوں نے جو توہین آمیز ویڈیو بنا کر جاری کی ہے، اس کیخلاف پورے عالم اسلام میں احتجاج ہوا، مگر سعودیہ میں نہیں۔ اس وجہ سے کہ سعودی حکومت نے کسی بھی معاملے پر احتجاج اور مظاہرے کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے اور کسی کو اجازت ہیں ہے کہ وہ حرمت رسول ﷺ کے دفاع کے لیے کوئی جلسہ یا مظاہرہ منعقد کرائے۔

بہر حال اس واقعے کے بعد آل سعود اور ان کے درباری مفتی نے شیخ خالد کی عام دعوتی تقاریر پر مشتمل کیسٹوں اور سی ڈیز پر بین لگادیا، بالخصوص گستاخانہ خاکوں کیخلاف ہونے والے خطبہ جمعہ کی کیسٹ اور سی ڈی پر۔

ہم یہاں اس تقریر کا اردو ترجمہ پیش کر رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو حرمت رسول ﷺ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کے دفاع کے لیے آواز بلند کریں، ایک ایسے وقت میں جب ہر طرف سے کافر ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ کی عزت پر حملہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شیخ خالد راشد کو امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ناموس رسالت کے لیے آواز بلند کرنے اور حرمت رسول کے دفاع کی خاطر قید میں چلے جانے کو ان کے لیے مغفرت و بخشش کا سبب بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو بھی حرمت رسول کے لیے اسی طرح جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے، جس طرح اس کا حق ہے۔ آمین یا رب العالمین

انصار اللہ اردو، الموحدين ويب سائٹ

شیخ خالد الراشد (فک اللہ اسرہ) نے فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ، ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ، من ینہد اللہ فلامضل لہ، ومن یضل فلامہدی لہ، وأشهد أن لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله (یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ)، (یا ایہا الناس اتقوا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا رُؤُوسَکُمْ وَ بَنَیَ مِنْہُمْ رِجَالًا کَثِیْرًا وَ نِسَاءً وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُونَ بِہِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا)، (یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدًا - یصلح لکم أعمالکم و یعفر لکم ذنوبکم و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما) اما بعد.....؛

ایمان والو اللہ سے ڈر جاؤ جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہی آئے۔

لوگو اللہ سے ڈر جاؤ جس نے تمہیں پیدا کیا ایک نفس سے اور اس سے پیدا کیا اس کا جوڑا اور ان دونوں سے پھیلا دیے بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں۔ اللہ سے ڈر جاؤ جس کے توسط سے تم آپس میں مانگتے ہو۔ اور آپس میں رشتہ داریوں کا خیال کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ ایمان والو اللہ سے ڈر جاؤ اور سیدھی بات کرو وہ (اللہ) تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے اسے بہت بڑی کامیابی ملتی ہے۔ اما بعد۔

اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو رسول گواہ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور اس کی اجازت سے اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ مومنوں کو خوشخبری دیں کہ ان

کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔ کفار اور منافقین کا کہنا نہ مانیں۔ ان کی (طرف سے دی جانے والی) تکالیف کو رہنے دیں اور اللہ پر توکل کریں اللہ کافی ہے کارساز ہونے کے لحاظ سے۔“ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور گواہ جو ہوتا ہے وہ عدل کرنے والا ہوتا ہے اور خوشخبری دینے والا ہمیشہ خیر ہی لاتا ہے اور ڈرانے والا کسی کو اس لیے برے انجام سے ڈراتا ہے کہ اس کے ساتھ محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ)

”بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا اس پر گراں گزرتی ہے وہ بات جو تمہیں مشقت میں ڈالے تمہاری بھلائی کی اس کو بہت خواہش ہے مومنوں پر مہربان ہے رحم کرنے والا ہے۔“

یہ آج جو مساجد کے منبر ہیں ان کی عزت و احترام آج اس لیے ہے کہ ان پر سب سے پہلے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تھے اب اس منبر اور اس امت میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے اگرچہ یہ منبر اور امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع نہ کر سکیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو منبر کا نپ اٹھتا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب اور مقام و مرتبہ کی بنا پر) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈر رہے ہیں یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے کہ کیا یہ منبر گر پڑے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبودیت کی سیڑھی پر چڑھے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے یہ اس دن کی بات ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے جایا گیا اور پھر وہاں سے معراج پر لیجا یا گیا۔ کسی کہنے والے نے اس موقع کی مناسبت سے کہا ہے کہ:

”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے آپ کو معراج کروائی جبکہ فرشتے اور انبیاء مسجد اقصاء میں ہی رہے۔ جب رسولوں نے آپ کو دیکھا تو اپنے سردار کی طرف متوجہ ہو گئے جیسے چودھویں کے چاند کی چمک یا جیسے فوجی کے ہاتھ میں جھنڈا ہو۔ سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی آسمانوں میں آپ کی آمد سے ایسی روشنی پھیلی جیسے ستاروں کی روشنی پھیلتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت تکریم کی سواری دی گئی ایسی کہ کسی کو نہیں دی گئی ہوگی یہ اللہ کی مشیت اور اس کی ایسی قدرت تھی جس پر کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ نے کسی کے عمر کی قسم نہیں کھائی سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر کی۔ (لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ سَكَرَتْهُمْ يَحْمَرُّونَ) ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر کی قسم یہ لوگ مدہوشی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اللہ نے جتنی مخلوق پیدا کی ہے ان میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قابل احترام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اسی لیے اللہ نے کسی اور کی زندگی کی قسم نہیں کھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبد اللہ جو اولاد آدم کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی قیامت میں سب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھیں گے۔ سب سے پہلے سفارش کرنے والے اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول ہوگی۔ قیامت میں حمد کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہے جو حمد سے مشتق ہے یعنی تمام لوگوں میں سب سے زیادہ رب کی حمد بیان کرنے والا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبد اللہ ہے یعنی اللہ کی عبودیت اختیار کرنے والا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ ہستی ہیں جو خالص عبودیت والا دین لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام آمنہ ہے جو امن سے ہے یعنی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی اور دین کے ذریعے امن دیا۔ جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین امن و سلامتی والا دین ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ ام ایمن تھی۔ ایمن الیمین سے ہے جس کا معنی ہے برکت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی حلیمہ ہے۔ جو حلم سے ہے یعنی بردبار۔ سنجیدہ۔ یہ تمام صفات (جو ان متعدد اشخاص میں تھیں) سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں مکمل طور پر موجود تھیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو پھر ضروری ہے کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام شریعتوں کی بنسبت اکمل ترین شریعت ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بھرپور طریقے سے پائی جائیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف ایک قول منسوب ہے کہ: ”جس نبی کو جو بھی معجزہ یا فضیلت دی گئی ہے اس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔“

خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی بابرکت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل کرنے والا (اللہ) رحمتیں نازل کرتا ہے۔

اللہ کی ذات پاک ہے جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پاک سماعت اور بصارت سے نوازا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ بنایا ہے پاک ہے اللہ کی ذات جس نے تمام بشری صفات اور اخلاق آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں مکمل کر دی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہی اللہ نے فرمایا ہے کہ: (وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ) ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت بڑے اخلاق والے ہیں۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں فرمایا تھا کہ: ”میری تربیت میرے رب نے کی ہے اور بہت اچھی تربیت کی ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حسان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہ میری آنکھوں نے دیکھا ہے اور نہ کسی عورت نے جنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عیوب سے پاک بنائے گئے ہیں۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی کے مطابق بنائے گئے ہیں۔“

پوری دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے واقف بھی ہے اور اس کی معترف بھی ہے۔ یہاں تک کہ جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا انکار نہیں کیا۔ اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی گواہی اور اعتراف کے محتاج نہیں ہیں۔ اور

آج ہم اس لیے نہیں جمع ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات، اخلاق اور فضائل کا تذکرہ کریں ہم تو ہمیشہ اس بات کا اعتراف اور اقرار کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک، صاف اور متقی ہیں۔

اللہ کے بند و.....

اب وقت آگیا ہے کہ سچے اور جھوٹے میں فرق واضح ہو جائے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم ذلت و رسوائی اور کمزوری کا لباس اتار پھینکیں۔ مدتوں سے ہم ذلت و توہین کا پیالہ منہ سے لگائے ہوئے ہیں۔ فلسطین رورہا ہے، ہمارے ارد گرد چیخیں بلند ہو رہی ہیں مگر ان پر کان دھرنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ آوازیں اور چیخیں کافی عرصہ سے سنائی دے رہی ہیں۔ اگر پتھر بھی یہ چیخیں سن لیں تو وہ بھی ان کا جواب دینے پر مجبور ہو جائیں۔ ہم پر مسلسل مصائب و آلام آرہی ہیں، حقارتیں ہماری طرف متوجہ ہیں اور یہ کس طرف سے اور کس کی طرف سے ہیں؟؟؟ یہ روئے زمین کی ذلیل ترین قوم کی طرف سے ہیں لیکن کیوں؟؟ اس لیے کہ اگر ہم اپنے رب کے احکام کا احترام کریں گے تو یہ لوگ بھی ہمارا احترام کریں گے اگر ہم اپنے رب کی کتاب پر عمل کریں گے تو یہ ہماری توہین نہیں کر سکیں گے۔ اگر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلیں گے تو یہ لوگ ہمیں خوفزدہ نہیں کر سکیں گے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت پہلے ہی ہمارے مرض کی تشخیص کر چکے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ”جب تم لوگ سودی کاروبار کرنے لگ جاؤ گے اور گائیوں کی دہلیز پکڑ لو گے۔ کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد ترک کر دو گے تو اللہ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور وہ ختم نہ ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف پلٹ نہ آؤ۔“ جس دور میں اسلام غالب تھا اس دور میں ایک عورت نے اسلام کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو معتمد نے اس کی مدد کے لئے ایک فوجی دستہ تیار کر کے روانہ کیا۔ اور جب روم کے حکمران نے عہد شکنی کی تو ہارون الرشید نے ایک فوجی دستہ بھیجا جس نے اس کو پکارا کہ ”روم کے کتے کیا تم سنتے نہیں اور دیکھتے نہیں۔“

اور ایک آج کا دن ہے کہ ہم پر ذلت اور رسوائی چھائی ہوئی ہے۔ ہمارے احساسات مر چکے ہیں۔ ہمارا شعور ختم ہو گیا ہے۔ گائے کے تاجر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑا رہے ہیں اور ہم ایک دوسرے کو بائیکاٹ کا درس دے رہے ہیں ہماری سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ وہ ہم سے معذرت کر لیں۔

کیا صرف معذرت؟؟

تمام تر ذلتوں کے ساتھ ہم معذرت قبول کر لیں؟؟

اس لیے کہ ہم ذلت کے عادی ہو چکے ہیں۔ ہمارا آج کا یہ اجتماع بائیکاٹ کے لیے نہیں ہے کہ ہم دودھ اور پنیر کا بائیکاٹ کریں۔ بلکہ یہ اس فیصلے کے لیے ہے کہ ہم رہیں گے یا نہ رہیں گے؟ فیصلہ یہی ہے۔ مجھے بتائیں کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد تاریخ ہمیں کن الفاظ میں یاد رکھے گی؟ کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت کی تھی؟؟ میری باتوں کا محور تین امور ہیں۔

1- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

2- ان (گستاخوں) کو کس بات کا غصہ ہے؟

3- اور آخر میں ”یہ ہے محبت کرنے والوں کا کام۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ) ”ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً رحمت ہیں۔ اب جس نے یہ رحمت قبول کر لی اور اس پر شکر ادا کر لیا اسے دنیا و آخرت کی سعادتیں نصیب ہوں گی اور جس نے اس کو قبول نہ کیا اس نے دنیا و آخرت میں نقصان اٹھالیا۔ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”کسی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے لیے بددعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“ ایک اور حدیث میں ہے ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں رحمت ہوں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت صرف انسانوں تک محدود نہ تھی بلکہ حیوانات کے لیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت تھے۔ ابو داؤد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”کہتے ہیں ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم نے دیکھا کہ ایک درخت میں پرندے کا گھونسلہ تھا جس میں پرندے کے بچے تھے ہم نے وہ بچے

پکڑ لیے وہ پرندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زمین پر اپنے پر مار رہا تھا (گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شکایت کر رہا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس پرندے کے بچے کس نے اٹھائے ہیں اور اس کو تکلیف دی ہے؟ ہم نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں واپس کر دو ہم دوبارہ وہ بچے اس گھونسلے میں رکھ کر آگئے۔ “ایک پرندے نے بھی آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور ظلم کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا معاملہ پیش کیا اس لیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم عدل کے علمبردار تھے اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف و رحیم کہا ہے۔

تعب ہے کہ ان لوگوں کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں یہ ان مناظر پر غور نہیں کرتے؟ سید الا برار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہ باتیں انہوں نے نہیں پڑھیں؟ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”کہ میں ایک مرتبہ مدینہ کی گلیوں میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہمارا گزر ایک اعرابی کے خیمے کے پاس سے ہوا اس کے پاس ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس ہرنی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس شخص نے مجھے شکار کر کے یہاں باندھ رکھا ہے نہ ہی مجھے ذبح کرتا ہے اور نہ ہی مجھے اپنے بچوں کے پاس جانے دیتا ہے کہ میں انہیں دودھ پلا سکوں میرے تھن دودھ کی وجہ سے درد کر رہے ہیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہرنی سے پوچھا کہ اگر میں تجھے آزاد کر دوں (تاکہ تو اپنے بچوں کو دودھ پلا سکے) تو کیا تو واپس آئے گی؟ اس نے کہا ضرور آؤں گی ورنہ اللہ مجھے عذاب کرے گا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آزاد کر دیا۔ وہ گئی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی آئی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اعرابی آیا اس کے ہاتھ میں مشکیزہ تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا کہ یہ ہرنی مجھے فروخت کر دو۔ اس نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ آپ کو ویسے ہی دے دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہرنی کو آزاد کر دیا۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے اس کو جنگل میں چلتے پھرتے دیکھا وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتی تھی۔ یہ واقعہ دوسری سندوں سے انس اور ام سلمہ عنہما سے بھی مروی ہے۔“

اللہ ان (گستاخی کرنے والوں) کو ہلاک کرے انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر بنائیں اور ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) بہت برابر بنا کر پیش کیا۔ اللہ انہیں ہلاک کرے انہیں معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو چاندنی سے بھی زیادہ سکون بخش تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنیں وہ کیا کہتے ہیں ”کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا چاند چمک رہا تھا اور آسمان میں کوئی بادل بھی نہیں تھا دوسری طرف میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جے میں دیکھا۔ میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور کبھی چاند کو دیکھتا تھا میری نظر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ مجھے خوبصورت اور سکون بخش نظر آ رہے تھے۔“ کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چمک اٹھتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کہتی ہیں اگر تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو کہتے کہ سورج اپنی تمام تو خوبصورتیوں کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ نکلتا ہوا قد تھا۔ بہت طویل قد بھی نہیں تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا تھا۔ کھلتا ہوا سرخ سفید رنگ تھا۔“ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں جب بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو ایسا لگتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوتے تھے۔“ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ سفید تھا درمیانہ آنکھیں (نہ بہت بڑی نہ چھوٹی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بھنویں (درمیان سے) ایک دوسرے سے علیحدہ تھیں (دونوں میں فاصلہ تھا) بہت ہی نرم خواہر بہت ہی خوبصورت تھے۔“ علماء کہتے ہیں کہ ”اگر یوسف علیہ السلام کو نصف حسن دیا گیا تھا تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا حسن دیا گیا تھا۔“ حسن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی چوڑی تھی خم دار بھنویں تھیں لمبی بھنویں جو درمیان میں ملی ہوئی نہیں تھیں (دونوں بھنویں کے درمیان رگ تھی جو غصہ کی حالت تن جاتی تھی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنی ذات کے لیے غصہ نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حدود کی پامالی پر غصہ کرتے تھے۔ حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی ستواں ناک تھی روشن چہرہ تھا۔ درمیانہ منہ اور رخسار مبارک بھی درمیانے تھے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دانت مبارک میں فاصلہ تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تو دانتوں کے درمیان سے جیسے نور چمکتا لگتا تھا (دانتوں میں تھوڑا فاصلہ خوبصورتی کی علامت شمار ہوتی ہے)۔“ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال گھنے تھے۔“ داڑھی منڈھوانے والوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کرنا نہیں چاہتے؟ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ داڑھیاں بڑھاؤ۔ داڑھیاں لمبی کرو۔ داڑھی بھرپور رکھو۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت مت کرو۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ تو مکمل گھنگریالے تھے نہ سیدھے بلکہ معمولی سے گھنگریالے تھے (یہ بھی خوبصورت بالوں کی علامت شمار ہوتی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں اور کندھوں کے درمیان (تک لمبے) ہوتے تھے جن کے سرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کو چھوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں بیس سفید بال بھی نہیں تھے۔“ ان تمام اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے غور سے دیکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو مکمل سیراب کرتے تھے پھر بھی ان کے دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے سیر نہیں ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے پاس تشریف لے گئے تو اسے مغموم پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہیں کیا دکھ ہے۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بہت بڑی بات پریشان کر رہی ہے وہ یہ کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے کا شوق بہت ہے اور خواہش ہے اور جب بھی ہم چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں اور خواہش پوری ہو جاتی ہے مگر جب ہم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے چلے جائیں گے اور ہم جنت میں تو ہوں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے اعلیٰ مقام میں ہوں گے تو پھر ملاقات اور دیدار کیسے ہو؟ اور اگر اللہ نخواستہ ہم جہنم میں گئے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دیکھیں گے؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہو گا۔ کیا ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کرتے ہیں جیسا کہ ایمان کے لیے ضروری ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے

فرمایا ہے ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے والدین، اولاد، اپنے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کر لے۔“ کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

”اللہ کی قسم سورج طلوع ہو یا غروب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے دل میں موجود ہوتی ہے جب بھی میں کسی کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتا ہوں تو میری بات کا موضوع آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتے ہیں۔“

مسلم میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید صفات بھی مذکور ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ پھولوں جیسا اور اس پر پسینہ موتیوں کی لگتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو ٹھہر ٹھہر کر وقار کے ساتھ چلتے۔ میں نے کوئی ریشم بھی اتنا نرم نہیں دیکھا جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھا اور نہ ہی میں نے کوئی عمدہ مشک اور عنبر سونگھا ہے جتنی خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی ہوتی تھی۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کے بارے میں ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں انس رضی اللہ عنہ ان کی بات نقل کرتے ہیں کہ ہمارے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسینہ آیا آپ کو پسینہ زیادہ آتا تھا میری ماں ایک شیشی لے کر آئیں اور اس میں پسینہ جمع کرنے لگیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاگ گئے تو پوچھا کہ ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ ہم خوشبو کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور یہ سب سے بہترین خوشبو ہوتی ہے۔“ اللہ کی قسم اس پاک بدن سے جو بھی نکلتا ہے وہ پاک ہی ہوتا ہے۔

ایک صحیح حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے میدان میں صفیں درست کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تیر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواد بن غزیہ کے پاس سے گزرے تو وہ کچھ آگے نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اس کے پیٹ میں چبھو کر کہا کہ پیچھے ہو جاؤ۔ سواد نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے تکلیف دی اللہ نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدلہ لینے کا موقع دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدلہ لے لو۔ اس نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا پیٹ ننگا تھا۔ آپ بھی اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹا دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا کہ سواد اپنا بدلہ لے لو۔ ایک اعلیٰ قائد مسلح فوج کا کمانڈر ایک عام فوجی کے سامنے خود کو بدلہ لینے کے لیے پیش کر رہا ہے اور وہ بھی تمام فوجیوں کے سامنے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا کہ بدلہ لے لو۔ وہ فوجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ سے چٹ گیا اور اپنا چہرہ اور داڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر ملتا رہا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ سب کچھ تم نے کیوں کیا؟ اس نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم جنگ کے میدان میں کھڑے ہیں اور معلوم نہیں کہ کچھ دیر بعد ہم زندہ رہتے ہیں یا مر جاتے ہیں تو میں نے سوچا کہ دنیا میں آخری کام میرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کو چھونا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی۔“

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں مہر نبوت کا تذکرہ بھی ضروری ہے جو آپ کی پشت پر تھا مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ”میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جیسے کبوتر کا انڈا ہوتا ہے۔“ عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میں نے بائیں کندھے کی طرف مہر دیکھی جیسے بہت سے کالے تل ایک جگہ جمع ہوں۔“ ایک اور جگہ آتا ہے کہ کالا اور کچھ زردی مائل تھا اس کے گرد بال تھے۔ اس مہر کی حکمت علماء نے یہ بتائی ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامت تھی جو یہود و نصاریٰ کی کتب میں مذکور تھی۔ علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا تو اس پر مہر لگادی گئی جیسے بھرے ہوئے برتن کو اچھی طرح بند کیا جاتا ہے یہ بھی بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشریت کے ہادی اور معلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت، عدل اور شدت صرف اللہ کے لیے اپنے اندر جمع کیں اور لوگوں کے لیے سب سے زیادہ باحیاء تھے بلکہ ایک کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیاء تھے۔ مگر ان (گستاخوں) کو شرم نہیں آتی کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح کی گستاخانہ تصویریں بناتے ہیں جو شرم و حیاء سے عاری یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ اللہ انہیں برباد کرے کس طرح جھوٹ گھڑ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں بشریت اتنی مکمل تھی کہ کسی اور میں نہیں ہو سکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو ایسی دعوت دی جس سے پہاڑ لرزتے تھے۔ شرک ظلم اور سرکشی کی طاقتوں کو ایسا سبق دیا کہ وہ کبھی بھول نہیں سکتیں۔

ہر قل نے ابوسفیان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے حالات و صفات کے بارے میں سوالات کیے اور جب ابوسفیان کے جوابات کی تصدیق دیگر ساتھیوں سے کروائی تو ہر قل نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا اگر یہ سب سچ بتایا ہے تو آج جس جگہ میں کھڑا ہوں یہ ان (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملکیت میں ہوگی اور اگر میں اس وقت موجود (یا زندہ) رہا تو ان کے پاؤں دھوؤں گا۔ اس کو یقین تھا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس زندگی کو تبدیل کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش یا عرب کے لیے رسول نہیں ہیں بلکہ تمام انسانوں کے لیے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکپن میں سے جوانی تک پاک صاف زندگی گزار دی اور جوانی سے وفات تک جہاد اور کوشش و محنت کی زندگی گزار دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے۔ گویا اللہ انسانوں سے فرما رہا ہے کہ یہ تمہاری طرف میرا رسول ہے۔ اس نے چالیس سال تک اللہ کے بارے میں کوئی جھوٹ نہیں بولا تو اس کے بعد کیسے بول سکتا ہے؟ جبکہ چالیس سال کے بعد تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت بھی ملی اور رسالت کے مکلف بنادیے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے مجھے کبمل اوڑھا دو۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مکمل یقین اور بھروسے کے ساتھ کہا اور کیوں نہ کہتیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی کردار سے مطمئن تھیں کہ اللہ آپ کو کبھی مشقت میں نہیں ڈالے گا اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں حق کے معاملے میں لوگوں سے تعاون کرتے ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا جانتی تھیں کہ جو شخص ان صفات سے متصف ہوتا ہے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا۔ جب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو مطمئن ہو گئیں اور دل کو سکون آیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا زاد ور قہ بن نوفل کے پاس لے گئیں وہ عالم تھا۔ اس نے جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زبانی پوری بات سنی تو گھبرا کر بولا۔ فُذُّوس۔ فُذُّوس۔ خدیجہ اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو یہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس امت کے نبی ہیں۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اللہ کی قسم آپ کے پاس وہی مقدس فرشتہ آئے گا جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتا تھا۔ آپ اس امت کے نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا نہیں دی جائیں گی آپ سے جنگ کی جائے گی اللہ کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی جائے گی۔

نوجوانو سنو! کہ ورقہ بن نوفل ایک بوڑھا ضعیف رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہتا ہے؟ کہتا ہے کہ کاش میں اس وقت جوان ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرپور مدد کرتا پھر اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور کہا کہ کاش میں اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم آپ کو (مکہ سے) نکالے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا یہ میری قوم مجھے نکالے گی؟ ورقہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو (دین) لائے ہیں یہ جو بھی نبی لایا ہے اس کیساتھ دشمنی کی گئی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ جب سورۃ المدثر کی آیات **(يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ - فُمْ فَأَنْذِرْ - وَرَبِّكَ فَكِّرْ - وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ - وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ - وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ - وَرَبِّكَ فَاصْبِرْ)** نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نیند کا دور گزر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی اعلانیہ دعوت دینی شروع کی۔ دین کی ایسی دعوت لے کر اٹھے کہ ایسی دعوت کسی نے بھی نہ دی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ایذائیں دی گئیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کسی کو نہیں دی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو مسلسل تکالیف دی جاتی رہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ صبر کرتے رہو تم سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے کر رہے تھے کہ انسانیت شرک و بت پرستی اور برے انجام سے نجات حاصل کر سکے۔ اہل مکہ نے، رشتہ داروں نے، قوم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو گر اور شعبدہ باز کہا مگر ان سب تکالیف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوط بنا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یقین میں مزید اضافہ کر دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد کم ہے اور انہیں سزائیں و ایذائیں دی جا رہی ہیں انہیں بہت تنگ کیا جا رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیدیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مکے میں تنہا مصائب و آلام کا مقابلہ کرنے کے لیے رک گئے مگر ان تکالیف کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کی کمزوری کا اظہار نہیں کیا۔ جب (کفار) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفاہمت کی کوشش شروع کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کی، مال کی اور حکمرانی کی پیش کش کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مقابلہ قرآن کے ذریعے کیا۔ انہوں نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مال، عورتیں اور حکومت پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ذریعے مقابلہ کیا جیسا کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا (فَلَا تُطِيعُ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِدِينِهِمْ جِهَادًا كَبِيرًا) ”کفار کا کہنا نہ مانیں اس (قرآن) کے ذریعے ان سے جہاد کریں بڑا جہاد۔“ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھمکیاں دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشیں شروع کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں اور اس کام کو چھوڑنے کا کہیں تو میں کبھی نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب کر دے یا میں اس کے لیے جان سے چلا جاؤں گا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی حمایتی خدیجہ رضی اللہ عنہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب دنیا سے چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن دین ان کے سامنے پیش کریں مگر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا اور آپ کو تکالیف دیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر اللہ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے تو میں کعبہ کا غلاف چوری کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں آج کے بعد آپ سے بات نہیں کروں گا اگر آپ رسول ہیں تو آپ بہت عزت والے ہیں اس لیے میں آپ سے بات نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کیا اللہ کو آپ کے علاوہ کوئی آدمی نہیں ملا؟ (نعوذ باللہ)۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مایوس ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس معاملے کو یہیں تک رکھو مگر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور بچوں کو درغلا یا وہ راستے میں کھڑے ہو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے جانے لگے تو انہوں نے پتھر مارنے شروع کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے جاتے اور پتھر اڑا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مایوس لوٹ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو ایک بادل کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا اس میں جبریل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کی بات سن لی ہے اور ان کا سلوک بھی دیکھ لیا ہے۔ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جو حکم کریں گے یہ ان لوگوں کے ساتھ کرے گا۔ پہاڑوں کے فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی سلام کہا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ

کہیں تو میں دونوں پہاڑوں کو ملا دوں اور اہل طائف کو درمیان میں کچل دوں؟ اللہ کے رسول رحمۃ للعالمین نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اتنی تکالیف دی جانے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک لہولہان کر دیے۔ جو بھی بدترین سلوک ہو سکتا تھا وہ کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر بھی ان کی ہدایت اور نجات کی فکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہلاک و برباد کرنا نہیں چاہتے۔ مکہ اور اس کے باشندوں سے پوچھو۔ طائف اور اس کے پہاڑوں سے معلوم کرو۔ کہ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیا ہے؟ اللہ کی قسم جب بھی کوئی زبان گویا ہوگی اور جب بھی کوئی قلم لکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ کس کی استطاعت ہے کہ سید ولد آدم کی عظمت کا حقہ بیان کر سکے۔ جتنی بھی کتب تصنیف ہوئی ہیں جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے متعلق لکھا گیا ہے سب اس بات پر شرمندہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا حقہ بیان نہیں کر سکے۔ تمام صفات تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی صفت کو مکمل طور پر بیان نہیں کیا جاسکا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے اندھیرے دور ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال بلندی کو چھو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات عمدہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام کے مستحق ہیں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف اور ایذاں دی گئیں تو اللہ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا (وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبْرٌ وَعَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأَذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبِإِ الْمُرْسَلِينَ) ”آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے صبر کیا جھٹلائے جانے پر اور انہیں تکلیفیں دی گئیں یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی اور اللہ کے کلمات کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رسولوں کی خبریں آچکی ہیں۔“ اللہ کا ارشاد ہے (وَلَقَدْ اسْتَهْزَىٰ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ) ”آپ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو مذاق کرنے والوں کو گھیر لیا ان کے مذاق نے۔“

اب وہی لوگ انتقال کر جانے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ ہم یہ مذاق برداشت کر رہے ہیں اور ہم زندہ ہیں؟؟ یہ لوگ رسول کے انتقال کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑا رہے ہیں اگرچہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اور دنیا سے جانے کے بعد ہر حال میں قابل عزت و احترام ہیں مذاق اڑانے والے صرف اپنا ہی نقصان کریں گے۔ اللہ نے ان سے جنگ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ البتہ ان کا یہ عمل اللہ کی طرف ہمارے لیے امتحان و آزمائش ہے وہ اللہ ہماری محبت آزمانا چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا ہمارا دعویٰ آزمانا چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں ہماری دلیری و شجاعت کی آزمائش چاہتا ہے۔ ہماری (کرتوتوں) وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کہا گیا وہ تو کہا گیا مگر ان کو کس بات کا غصہ ہے کہ یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں دوسرے خطبہ میں ہماری گفتگو کا محور یہ سوال ہو گا ان شاء اللہ۔

دوسرا خطبہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رحمة للعلمين وعلى آله وعلى من سن سنته۔
اما بعد،

اللہ کے بندو.....

یورپ کا ایک ملک ہے جس کا نام ڈنمارک ہے اس ملک اور ہمارے ملک کے درمیان سفارتی و تجارتی تعلقات ہیں ان کے اور ہمارے درمیان معاہدے ہیں کہ ہم ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائیں گے ان کی دل آزاری نہیں کریں گے یہ معاہدے قلیل اور طویل مدتی ہیں لیکن کفر ایک ملت ہے ان کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے جو حسد ہے وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے ہمیں ان کے اس حسد کے بارے میں خبر دی ہے ان کے دلوں میں چھپے بغض سے ہمیں آگاہ کیا ہے (وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُّوْكُمْ وَيَكْفُرُوْا بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْتَصُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) ”بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں ان کے دلوں کے حسد کی بنا پر اس کے بعد کہ ان کے سامنے حق واضح ہو گیا ہے درگزر کرو معاف رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ دوسری جگہ فرماتا ہے (وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوا فَيَتَكَفَّرُوْنَ سَوَاءٌ) ”یہ چاہتے ہیں کہ تم کفر کرو جس طرح انہوں نے کفر کیا ہے تو (ان کے) برابر ہو جاؤ۔“

پوری دنیا کو معلوم ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی کتنی توہین کی ہے اور کتنی بار کی ہے اگر کوئی معزز قوم ہوتی تو وہ کبھی بھی اس طرح کا سلوک برداشت نہ کرتی (جو ہم مسلمانوں نے کیا ہے) انہوں نے فلسطین میں بچوں کی بوسنیا اور چینینا میں پاکد امن عورتوں کی توہین کی ہے۔ امریکی صلیبیوں نے عراق میں ہمارے وسائل پر قبضہ کر لیا ہے اب وہ قرآن تک بھی پہنچ گئے اور اس کی بھی توہین کی۔ ان کو ہماری طرف سے

جواب صرف احتجاج کی صورت میں ملا جیسا کہ ہماری عادت بن گئی ہے۔ اب یہود بر ملا کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور پیچھے بیٹیاں چھوڑ گئے (مسلمانوں میں کوئی مرد نہیں رہا) یہ چاہتے ہیں کہ اس پیالے میں سے اپنا حصہ وصول کر لیں جس کی طرف قوموں نے ایک دوسرے کو دعوت دی ہے اس لیے کہ ہمارے دلوں میں کمزوری آگئی ہے۔ اب انہوں نے ہمیں ایک اور وار کیا ہے اور یہ وار اب انہوں نے اس ہستی پر کیا ہے جو تمام انسانوں کا سردار ہے۔ جن کی وجہ سے ہم ہدایت کی طرف آئے جنہوں نے ہمیں نماز روزہ کی تعلیم دی جس نے ہمیں گمراہی سے نکالا جس نے ہمیں ذلت سے نکال کر منتشر اور باہم متغفر انسانوں کو یکجا کیا ہمارے دلوں میں محبت کا بیج بویا۔ جو ہمیں اپنے مالوں، اولاد اپنی جانوں اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب ہیں۔ اور ایسا پہلی مرتبہ نہیں ہوا ہے بلکہ ان سے پہلے بھی کچھ لوگ ایسا کر چکے ہیں مگر ان کو وہ جواب نہیں ملا جو معوذ و معاذ رضی اللہ عنہما نے ابو جہل کو دیا تھا حالانکہ عفراء کے یہ دونوں بچے سولہ سترہ سال کے تھے یہ بدر والے دن میدان میں آئے اور ابو جہل کو تلاش کیا جب صفیں بن گئیں تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دو بچوں کے درمیان کھڑا تھا تو یہ بات مجھے پریشان کن لگی اور میں سوچنے لگا کہ میرے دائیں بائیں اگر جوان اور مضبوط آدمی ہوتے تو بوقت ضرورت وہ میرا دفاع تو کرتے مگر جب ان دونوں نے بات کی تو مجھے محسوس ہوا کہ وہ تو بڑی عمر کے آدمی ہیں دونوں نے مجھ سے پوچھا کہ ابو جہل کہاں ہے؟ میں نے کہا تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ میں نے کہا تم دونوں کیا کر لو گے؟ ان دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر ہم نے اسے دیکھ لیا تو ہمارے ہتھیار اس کے ہتھیار سے علیحدہ نہیں ہوں گے ہمارے جسم اس سے جدا نہ ہوں گے (ہم اسے نہیں چھوڑیں گے) اللہ کی قسم وہ زندہ بچ گیا تو ہماری نجات نہیں ہوگی۔ جب ابو جہل انہیں نظر آگیا وہ دونوں تیر کی طرح اس کی طرف لپکے صفیں چیرتے ہوئے گئے اور اس پر تلواروں سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشخبری لے کر آئے کہ ہم نے اللہ کے دشمن کو ختم کر دیا۔

آج اللہ کے دشمنوں کے مقابلے کے لیے کون ہے؟ ان دشمنان اسلام کو کس بات کا غصہ ہے؟ ہم نے تو نہ پہلے انہیں کچھ کہا ہے نہ اب کچھ کہا ہے۔ ہم تو ہمیشہ کہتے ہیں کہ انہیں کچھ مت کہو، انہیں اپنا دشمن مت

بناؤ۔ پھر وہ کون سی بات ہے جو انہیں بری لگی ہے جس پر انہیں غصہ آیا ہے۔ شاید انہیں اس بات کا غصہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ یہ لوگ اسلام پر مختلف قسم کے الزامات لگاتے ہیں بہتان تراشی کرتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں یہ غیر مسلم بھی یہ کام کر رہے ہیں اور ہماری صفوں میں موجود منافقین بھی اپنے جرائد و اخبارات میں یہی کام کر رہے ہیں وہ بھی کفار کے فائدے کے کام کر رہے ہیں۔ اس میں تعجب کی بات نہیں ہے ہمارے دین، ہمارے رب اور ہماری بنیاد (قرآن و حدیث) پر یہ لوگ اعتراضات کرتے رہتے ہیں بے عقل لوگ اس دین کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں اللہ ان کی عقول تباہ کر دے۔ انہوں نے پہلے بھی دین اور دین کے ماننے والوں کا مذاق اڑایا ہے۔ انہیں یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ بلکہ انہیں غصہ اس بات کا ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سے ان کی دشمنی کا جواب دیتی رہی ہے ان کی چالوں کو ناکام بناتی رہی ہے چاہے وہ مکر اور چالیں اور سازشیں اندرونی ہوں یا بیرونی اگرچہ ہمارے اندر ہی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کے لیے کام کرتے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کو غصہ اس بات پر ہے کہ انہیں عراق میں مجاہدین کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا ہے اور انہیں یہ بات بھی معلوم ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المجاہدین تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو فی سبیل اللہ شہادت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید المجاہدین تھے۔ جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب جنگ سخت ہو جاتی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیتے (تحفظ کے لیے) اور لوگ ہمارا دفاع کرتے۔ ہمیں معلوم ہے کہ سچے لوگوں کی سب سے بڑی تمنا اللہ کی راہ میں شہادت ہوتی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جنگ کروں مارا جاؤں۔ پھر جنگ کروں مارا جاؤں۔ یہ سب کچھ اللہ کی خاطر ہے اور وہ اللہ اگر چاہے تو بکھرے ہوئے اعضاء کو آپس میں ملا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قافلے کے سالار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوج کی قیادت کرتے تاکہ فوج غلبہ حاصل کرے۔ ہدایت کی طرف بلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس امت کی روح کا مقصد ہے اور امید ان (دشمنان اسلام) کو غصہ اس بات پر ہے کہ ہزاروں نوجوان مختلف علاقوں اور ملکوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت کی طرف آرہے ہیں اس کے باوجود کہ مسلم نوجوانوں کو گمراہ کرنے، ان کے اخلاق و کردار کو برباد کرنے کی یہ بھرپور کوششیں کر رہے ہیں اسلامی معاشروں کو اخلاقی طور پر تباہ

کرنے کی کوششوں میں ہے۔ انہیں شاید معلوم نہیں کہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ انہیں غصہ ان لوگوں پر ہے جن کی داڑھیاں ہیں جن کے پاس کپڑے کم ہیں دل پاکیزہ ہیں روح شفاف ہے خود دار لوگ ہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر رہے ہیں انہیں غصہ اس بات پر ہے کہ ڈنمارک کے بہت سے باشندوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع شروع کر دی ہے یہ بات بھی سب کو معلوم ہو گئی ہے کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا دین اسلام ہے اس میں حیران ہونے والی کوئی بات نہیں ہے اس لیے کہ یہ وہی فطری دین ہے جس فطرت پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ ان کو اس بات پر بھی غصہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں عورتوں کو خاص کر اس ملک (ڈنمارک) میں بے پردگی پر مجبور کرنے کی کوشش کی مگر ان عورتوں اور لڑکیوں نے بے پردہ ہونے سے انکار کر دیا۔ انہیں غصہ ہے کہ اب بھی ان کے ملک میں عورتیں باپردہ رہتی ہیں۔ فرانس نے تو پردے کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کر دیا ہے۔ انہیں اور ان کے ایجنٹوں کو یہ بات معلوم ہے کہ یہ مسلمان عورتیں خدیجہ، عائشہ، سمیہ اور ام عمارہ رضی اللہ عنہن کی بچیاں ہیں۔ ہماری مسلمان خواتین سے مردوں سے بھی پہلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خود کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں جب جنگ احد والے دن جب کچھ وقت کے لیے بعض لوگ بھاگ گئے تو ایک کمزور عورت ثابت قدم رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مردو دیکھو عورت ثابت قدم رہی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب میں نے دائیں دیکھا تو ام عمارہ میرا دفاع کر رہی تھی میں بائیں طرف دیکھا تو ام عمارہ میرا دفاع کر رہی تھی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام عمارہ جو کچھ تم کر رہی ہو وہ کون کر سکتا ہے مجھ سے مانگو، تمنا کرو ام عمارہ، ام عمارہ نے اللہ کے رسول جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں میرے رفقاء میں ہو گے۔

اگر تاریخ اوس و خزرج کو جانتی ہے تو اللہ کے بھی اوس و خزرج ہیں جو آگے بڑھ رہے ہیں۔ غیب کے خزانے مخفی ہیں مگر تمام تر سازشوں کے باوجود نکل آئیں گے۔

ڈنمارک کا اس بے شرم سرکاری رسالے نے کارٹون تصویریں شائع کی ہیں جن میں سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بری تصویر کشی کی ہے۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

سرپر ہیٹ (انگریزی ٹوپی) پہنی ہے اور لوگوں کے ایک گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا ہوا ہے۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے درمیان ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خنجر اٹھایا ہوا ہے۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو محل سے بھگا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متبعین سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس مزید حوریں نہیں ہیں۔ مزید بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تصویر بنائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر کتا بیٹھا ہے (نعوذ باللہ)۔

افسوس صد افسوس رونے کا مقام ہے۔ ان لوگوں نے بے حیائی اور بے شرمی کی انتہاء کر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ کھلا ہوا ہے (چاک ہے) اس کے اندر تمام بری رسمیں دکھائی گئی ہیں۔ جب مسلمانوں نے ڈنمارک میں احتجاج کیا اور معذرت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کارٹون بنانے کے مقابلے کا دروازہ کھول دیا (کہ کون اس بارے میں بہترین کارٹون بنائے گا)۔

یہ لوگ استہزاء کر رہے ہیں، مذاق اڑا رہے ہیں جبکہ ہم اسلام کے درگزر اور برداشت کی باتیں کر رہے ہیں حالانکہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے کہ (أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ) ”یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی کفار پر سخت ہیں۔“ اللہ کی قسم اگر یہ معاملہ اسی طرح گزر گیا تو اللہ کی قسم ہماری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ایسی امت ایسی قوم کس کام کی جو اپنے قائد کا دفاع نہ کر سکے جو دشمنوں سے بچانہ سکے۔ افسوس ہے ہماری زندگیوں پر۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم جیسی اقوام پیدا نہ ہوں۔ ہم ذلت اور رسوائی پر راضی ہو چکے ہیں اور یہ اس وقت سے ہے جب سے ہم نے ان کا دھوکہ والا دودھ استعمال کرنا شروع کیا ہے (ان سے دھوکہ کھاتے جا رہے ہیں) ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عورتوں کی طرح ڈوپٹے اوڑھ لیں ہم پر یورپ کے ہیچڑے ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو آزادی رائے کے قائل ہیں حالانکہ انہوں نے تو کبھی یہود اور ہندوؤں کا مذاق نہیں اڑایا؟

کیا گائے کے پجاری (ہندو) ہم سے زیادہ غیرت مند ہیں (کیا وہ مرد ہیں ہم مرد نہیں؟)

ہماری سچائی کہاں ہے؟

ہماری محبت کی صداقت کہاں ہے؟

اسلامی حکومتوں کا کردار کہاں ہے؟ امت کا مجموعی کردار کہاں ہے؟۔

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و نصرت میں اپنی جانیں اور اپنے مال قربان کریں گے اور جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا اس کے خلاف ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں قربانی دیں گے۔ یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر کم حق ہے۔ اللہ فرماتا ہے (لَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ) ”تا کہ اللہ معلوم کر ائے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی غائبانہ مدد و حمایت کرتا ہے۔“ ہم میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جاہلیت میں تو بڑے زبردست ہیں مگر اسلام میں کمزور ناتواں ہیں۔ انہوں نے ہمارے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اس کا آغاز ایک کتاب کی اشاعت سے ہوا ہے جو ان کی ایک خبیث کتیا نے اپنی یادداشتوں پر مشتمل کتاب تصنیف کی ہے جس میں ایک جگہ اس میں لکھا ہے کہ ڈنمارک میں مسلمان سرطانی پھوڑے کی طرح ہیں۔ جہاں تک اس ملک کے وزیر اعظم کا موقف ہے تو اس نے کہا ہے کہ ہماری صحافت اظہار رائے میں آزاد ہے اور ہم ان کی آزادی پر روک نہیں لگا سکتے۔ کیا یہ آزادی اس وقت بھی ہوتی اگر یہ سب کچھ یہود کے خلاف لکھا جاتا؟ ان کی عدالت کے چیف جسٹس نے اس رسالے کے خلاف دائر کیے گئے مسلمانوں کے کیس کو خارج کر دیا۔ جج کے خیال میں یہ کوئی کیس ہی نہیں ہے۔ ایک رسالہ نے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اور پورا ملک اس رسالے کا ساتھ دے رہا ہے ملکہ اس کے ساتھ ہے وزیر اعظم اس کی حمایت کر رہا ہے۔ اب کیا باقی رہا؟ ہم کس بات کا انتظار کر رہے ہیں؟ عرب کی حکومتیں اپنے سربراہوں کی حمایت اور بچاؤ کے لیے سب کچھ کرتی ہیں مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ نہیں کر رہی ہیں۔ اگر عرب کے ان حکمرانوں میں سے کسی حکمران یا بادشاہ یا کسی وزیر یا سردار کے ساتھ ایسا ہوتا تو یہ لوگ اس پر کیار د عمل ظاہر کرتے؟ اس کا جواب سب کو معلوم ہے۔

یا امت محمد۔۔

یا امت محمد۔۔

یا امت سید ولد آدم

اے امت محمد تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جا رہی ہے۔ تم کیا کر رہے ہو؟ زیادہ سے زیادہ تم نیڈو کے دودھ اور یورپ کے پنیر کا بایکٹ کر لو گے؟ کیا تمہاری صرف یہی طاقت واستطاعت ہے؟ ایک صحیح اور سچی بات سنو۔ حدیبیہ کے موقع پر قریش نے عروہ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکرات کے لیے بھیجا تو اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ قریش نے چیتوں کی کھالیں پہن رکھی ہیں اور اللہ سے انہوں نے عہد کیا ہے کہ کسی کو مکہ میں زبردستی داخل نہیں ہونے دیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ جو آپ کے ساتھ افراد (صحابہ رضی اللہ عنہم) ہیں یہ بھاگ جائیں گے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیں گے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے انہوں نے عروہ سے کہا کہ لات (بت) کی شرم گاہ چوس۔ کیا ہم بھاگیں گے؟ عروہ نے پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ ابن ابی قحافہ ہے یہ صدیق ہے۔ پھر عروہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کو ہاتھ لگانا چاہا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی کھڑے تھے زرہ اور خود پہنے ہوئے تھے۔ جب عروہ نے اپنا ہاتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی طرف بڑھایا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ اپنا ہاتھ روک لے ورنہ ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ عروہ نے کہا تمہیں کس بات پر اتنا غصہ آگیا ہے؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے عروہ نے کہا یہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے۔ رشتہ داری کوئی نہیں (یعنی دینی لحاظ سے بھتیجا ہے رشتے کی بنیاد پر نہیں) جب عروہ قریش کے پاس واپس آیا تو کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی حالت تو یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کرتے ہیں تو صحابہ وضوء کے پانی کی طرف لپکتے ہیں جیسے لڑ پڑیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کا تھوک مبارک کسی نہ کسی کی ہتھیلی پر گرتا ہے (صحابہ اسے زمین پر گرنے نہیں دیتے) اور وہ جس کی ہتھیلی پر گرے وہ اسے چہرے اور جسم پر ملنے لگتا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ جلدی تعمیل کرتے ہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بولنے لگتے ہیں تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں۔ وہ تعظیم کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بال گرتا ہے تو وہ اسے اٹھا لیتے ہیں۔ عروہ نے قریش سے کہا میں نے کسریٰ کو بھی اپنے دربار میں دیکھا ہے اور قیصر اور نجاشی کو بھی دیکھا ہے مگر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بادشاہت کہیں نہیں دیکھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ کے درمیان ہے۔ میں نے ایسی قوم (صحابہ رضی اللہ عنہم) دیکھی ہے جو کبھی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز (تکلیف وغیرہ) کے حوالے نہیں کریں گے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کا گزند نہیں پہنچنے دیں گے)۔ اب تم جانو اور تمہاری رائے؟۔ اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے تھے اور ہم کس طرح کی تعظیم کرتے ہیں؟؟ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے کتنا تعلق رکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی کتنی پیروی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کتنی حمایت کی ہے۔ اب غور سے سنو کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو کیوں منتخب کیا تھا؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی خالد الہذلی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں کچھ لوگوں کو جمع کر کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک سپاہی کو بلایا اور فرمایا کہ خالد الہذلی نے مجھ کو دکھ دیا ہے وہ مجھ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے سپاہی نے کہا کہ میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حاضر ہے۔ حکم کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکے جاؤ اور خالد کا سر میرے پاس لے آؤ اس سپاہی نے کسی قسم کے تردد کا مظاہرہ نہیں کیا اور نہ ہی دیر کی نہ یہ کہا کہ معذرت چاہتا ہوں۔ یہ بھی نہ کہا کہ یہ مشکل کام ہے۔ یہ بھی نہیں کہا کہ میرے ساتھ فلاں فلاں کو بھی بھیج دیں۔ صرف یہ سوال کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس آدمی کو کبھی نہیں دیکھا نہیں، اسے جانتا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اسے دیکھو گے تو اس سے ڈر جاؤ گے (عرب کہتے تھے کہ خالد الہذلی ایک ہزار آدمیوں سے زیادہ سخت اور طاقتور ہے اور جنگجو ہے۔ لیکن اہل ایمان صرف ایک اللہ سے ڈرتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ مخلوق سے وہی ڈرتا ہے جس کے دل میں

مرض ہو۔ یہ سپاہی نوجوان عبد اللہ بن انیس تن تنہا مکہ کی طرف روانہ ہوا اور جب منیٰ میں پہنچا جہاں خالد نے خیمہ لگوا یا تھا اور لوگوں کو جمع کر رہا تھا وہاں عبد اللہ بن انیس نے جا کر اپنی خدمات اور مدد پیش کی۔ جنگ تو دھوکے کا نام ہے۔ خالد نے اس کو بوسہ دیا اور اپنے قریب کیا ابن انیس مشورہ اور رائے دینے میں ماہر تھا خالد نے اس کو اپنے قریب رکھا کچھ دن کے بعد ابن انیس اور خالد الہذلی خیمے کے پیچھے چل رہے تھے کہ ابن انیس نے تلوار نکالی اور اس کی گردن کاٹ دی یہ تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم۔ اب بھی گردنیں کاٹنے کی طرف لوٹ آؤ۔ اللہ کا قرب حاصل کر لو گے۔ مگر ہم تو کسی بکری یا مرغی کی گردن کاٹنے سے بھی ڈرتے ہیں۔ عبد اللہ بن انیس مہم سر کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوا اس کتے الہذلی کا سر ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھا۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو وحی اس سے پہلے پہنچ چکی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی جا چکی تھی کہ مہم سر کر لی گئی ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن انیس کو دیکھا تو فرمایا کامیاب آدمی ہو۔ بہت کامیاب آدمی ہو۔ یہ میری عصا لے لو اس کو سہارا بناؤ اور قیامت میں اسی عصا کی وجہ سے میں تمہیں پہچانوں گا۔ جب عبد اللہ بن انیس کا انتقال ہوا تو اس نے کہا کہ یہ عصا میرے ساتھ میری قبر میں دفن کر دو میرے کفن میں رکھ دو۔ یہ اس بات کی علامت اور نشانی ہے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی ہے۔ یہ ہے ان کی تاریخ اور کارنامے۔ ہماری تاریخ کیا ہے؟ کیا کارنامے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **(إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)** ”جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں یہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ پس جس نے عہد توڑا تو اپنے پر توڑا اور جس نے پورا کیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو عنقریب اللہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔“ وہ لوگ اپنی محبت میں سچے تھے۔ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو سچی محبت تھی۔ اللہ نے بھی ان کی محبت کا جواب دیا ان میں سے کچھ ایسے تھے جن کی وفات پر رحمان کا عرش بھی کانپ اٹھا تھا کچھ ایسے تھے جن کے ساتھ اللہ نے براہ راست کلام کیا بغیر کسی ترجمان کے اللہ نے اس کو کہا کہ میرے بندے تمنا کر۔ تو اس نے کہا میری تمنا ہے کہ دنیا میں واپس جاؤں اور تیری راہ میں قتل کیا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ یہ بات تو میں نے لکھ دی ہے کہ دوبارہ دنیا میں کوئی نہیں جائے گا۔ البتہ میں تمہیں اپنی رضا دیتا ہوں اور کبھی بھی تم پر غصہ نہیں کروں گا۔ ان میں سے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے

تھے کہ جنہیں فرشتوں نے آسمان اور دنیا کے درمیان غسل دیا۔ ان میں سے کچھ ایسے تھے جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم سے محبت کرو۔ جبریل علیہ السلام نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیچہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا کہ ان کو رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا۔ کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جن کے بارے میں **أَنْصَارُ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوا بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ** ”اور آگے بڑھنے والے مہاجرین و انصار میں سے اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے ان کی متابعت کی اچھے طریقے سے کی اللہ ان سے راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہو گئے ان کے لیے جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایک کافر نے کہا ہے کہ اسلام ایک دین ہے کاش اس کو اپنانے والے مرد ہوتے؟ کتنا سچ اور صحیح کہا ہے اس کافر نے۔ آج وہ ہمارے دین اسلام اور ہمارے قرآن کی توہین کر رہے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں اور پھر ہم ہی کو کہتے ہیں کہ تم دہشت گردی کیوں کرتے ہو؟ یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں کہ ہم ان کی ہر بات تسلیم کرتے جائیں؟ ان کے آگے جھک جائیں؟ ان کے قوانین میں تمام مذاہب کی توہین ممنوع ہے سوائے اسلام کے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام بد اخلاق لوگوں کا دین ہے اور اس (بد اخلاق) سے مراد یہ لوگ (نعوذ باللہ) ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیتے ہیں۔ اب ہمارے درمیان معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہما جیسے لوگ کہاں ہیں؟ ہم میں ابن انیس رضی اللہ عنہ جیسے لوگ کہاں ہیں؟ وہ تھے دراصل مرد ایک اور واقع سنو اور اپنی حالت پر افسوس کرو۔ درر الکامنہ کے مصنف نے اپنی کتاب میں جلد ۳ ص ۲۰۲ پر لکھا ہے کہ نصاریٰ کے کچھ بزرگوں کا وفد مغل خاندان کے امیر کے پاس گیا جو کہ عیسائی ہو چکا تھا۔ وہاں ایک عیسائی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ کہے۔ وہاں ایک شکاری کتابندھا ہوا تھا اس کتے نے اس عیسائی پر حملہ کر دیا مگر لوگوں نے اس آدمی کو کتے سے چھڑا لیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا ہے کتا اس لیے بھڑک اٹھا ہے اس آدمی نے کہا کہ ایسی بات نہیں دراصل میں نے کتے کی طرف ایسا اشارہ کیا تھا گویا میں اس کو ماروں گا اس پر کتے کو غصہ آ گیا۔ یہ کہہ کر اس عیسائی نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ جنہیں سن کر کتے نے اپنی رسی توڑی اور عیسائی کی گردن پر جھپٹ پڑا اور

اس کی گردن کی رگیں دبوج لیں وہ عیسائی اسی وقت مر گیا۔ یہ دیکھ کر چالیس ہزار مغل مسلمان ہو گئے۔ کتوں کو بھی ایسے موقع پر غصہ آتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہوتی ہو مگر ہمیں غصہ کیوں نہیں آتا؟ جمادات، نباتات، درخت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے مگر ہماری محبت کہاں گئی۔ حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ حدیث سنتے تھے کہ کھجور کا تنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رو یا تھا تو حسن بصری رونے لگتے اور فرماتے کہ مسلمانو جمادات اور کھجور کے تنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں روتے ہیں مگر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے روتے نہیں؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتے تھے کہ مجھے اپنے بھائیوں سے بہت پیار ہے (یا ان سے ملنے کا بہت شوق ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تم تو میرے ساتھی ہو۔ میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے، میری تصدیق کریں گے میری اتباع کریں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا اس وقت ہم کیا جواب دیں گے جب لوگ حوض کوثر پر جا رہے ہوں گے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پوچھیں گے کہ (کفار) نے مجھے گالی دی، میرا مذاق اڑایا، مجھے دکھ دیا تم لوگوں نے میرے دفاع میں کیا کیا؟ میری عزت اور احترام کا دفاع کیا؟

حکمرانویہ موقع ہے دنیا و آخرت کی عزت اور احترام حاصل کرنے کا۔ کیا تمہیں فٹبال زیادہ پسند ہے بنسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے؟ کیا تم عقیدہ اور دین کے محافظ نہیں ہو؟ تعلقات منقطع کرنے کا دروازہ تمہارے سامنے چوٹ کھلا ہے جیسا کہ فیصل رحمہ اللہ اور دیگر قابل قدر ہستیاں پہلے کر چکی ہیں۔ کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسی سر زمین پر پیدا نہیں ہوئے۔ یہیں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعوت لے کر نہیں اٹھے۔ کیا اسی سر زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی؟ کیا تم ان کی مسجد خادم نہیں ہو؟ تو پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمہارا غصہ کہاں ہے؟ پوری دنیا تمہارا رد عمل دیکھنا چاہتی ہے۔ امت کی عظمت رفتہ کو واپس لانے میں تمہارا کردار دیکھنا چاہتی ہے وہ عظمت جسے قدموں تلے روند ا گیا ہے۔ دین صرف وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ہمیں سکون اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک ڈنمارک کے سفیر کو ملک سے نہ نکالا جائے۔

اسی طرح ناروے کے سفیر کو بھی نکالا جائے۔ ان سے تجارتی تعلقات ختم کر دیے جائیں تاکہ دوسرے ممالک کو بھی سبق ملے۔ یہ کم سے کم اقدامات ہوں گے جو ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کریں۔ ہم اس رسالہ کی معذرت قبول نہیں کریں گے۔ نہ ہی ہم رومی کتیا اور وزیر اعظم کی معذرت قبول کریں گے۔ ان سب پر لعنت ہے۔

یہ لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ان پر افسوس اور لعنت ہے اگر مجھے کوئی کتنا ہی برا ہے مگر میری جان اور میرا مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ہماری نظروں میں ان کے برابر نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اندھیروں میں ہدایت کا نور ہیں۔

صلیب کی پوجا کرنے والو۔۔ اب ہمارا تمہارا مقابلہ ہے اور ہم دیکھیں گے کہ کس کا انجام کیا ہوتا ہے آخری جیت کس کی ہوتی ہے؟ اور کس کی کوششیں ناکام ہوتی ہیں **(إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا)** ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **(إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ)** ”بے شک تیرا دشمن بے نسل ہے۔“

جو شخص بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکھتا ہے۔ اللہ اس شخص کی نسل ختم کرے گا اللہ نے فرمایا **(إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ)** ”ہم آپ کے لیے کافی ہیں مذاق کرنے والوں سے۔“ اور فرماتا ہے ”کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔“ اللہ ہمیں آزمانا چاہتا ہے کہ ہمیں آزمائے۔ ہماری محبت کی صداقت آزمائے کہ ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے؟ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم مہربانی نہیں چاہتے ہم آنسو بہانا نہیں چاہتے۔ یہ سب کچھ ہم کر چکے ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور سچی اتباع چاہتے ہیں اب کسی کے پاس کوئی عذر نہیں ہے کوئی بہانہ نہیں ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے، اللہ کے لیے، رسول کے لیے اور مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے وہ آج کی رات

وہاں گزارے۔ ریاض پہنچ جائے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ان کا سفیر مزید ایک گھنٹہ بھی ہمارے ملک میں نہ رہے ناروے کا سفیر بھی فی الفور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین سے نکل جائے۔ اس موقع پر نمازیوں نے زوردار نعرہ تکبیر بلند کی۔ لوگوں کے رونے کی آوازیں بھی آرہی تھیں شیخ نے کہا جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے وہ رات ریاض میں جا کر گزارے نائیجیریا کے غریب اور پسماندہ لوگ ہم سے زیادہ دلیر نہیں ہیں مگر انہوں نے سفیر کو ملک سے نکال دیا ہے۔ نمازیوں نے نعرہ تکبیر بلند کی۔ اپنی تعلیم یا اسکول کالج یا امتحانات کا عذر مت پیش کریں یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کا مسئلہ ہے۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہر چیز سے ہر کام سے بڑھ کر اہم ہے۔ نوکری کا عذر مت کریں نوکری سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع اہم ہے۔ جتنے بھی دیگر امور ہیں چاہے کتنے ہی اہم ہوں سب دنیاوی کام ہیں جبکہ نبی کا دفاع ان تمام کاموں سے اہم ہے کہ یہ ہمارا مستقبل ہے۔ ہماری زندگی ہے۔ ہماری آخرت ہے آج اس بات کی پہچان ہو جائے گی کہ کون (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) محبت میں سچا ہے کون جھوٹا ہے۔ ہم دلوں کا حال نہیں جانتے مگر اللہ کو سب علم ہے۔ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر دیکھنے کی ملاقات کی بہت خواہش ہے۔ اللہ کی قسم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سب سے زیادہ پسند ہیں ہمیں ان سے بہت زیادہ محبت ہے۔ ہمیں اپنی جانوں اپنے والدین اور اپنے گھروالوں اور تمام انسانوں سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے شیخ کافی دیر تک روتے رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم قربان ہیں، کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے سے انکار کر سکتا ہے کون صبر کر سکتا ہے۔ ہمارے دلوں میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی محبت ہے۔ ہمیں سب سے زیادہ پسندیدہ نام یہ لگتا ہے کہ ہمیں امت محمد کہہ کر پکارا جائے اور جب (روز قیامت) ہمیں اس نام سے پکارا جائے تو ہم کہیں گے لبیک لبیک لبیک یا رسول اللہ۔ یہ لوگ عنقریب وہ کچھ دیکھ لیں گے جو انہوں نے سنا بھی نہ ہو گا کہ جو ان، بوڑھے، مرد عورتیں بچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے بے چین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کے لیے تیار ہیں۔ اس سرزمین کے تحفظ کے لیے تیار ہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک نے چھوا ہے یہ (دشمن گستاخ) عنقریب جان لیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے مرد چھوڑے ہیں۔ یہ لوگ عنقریب اپنا انجام دیکھ لیں گے ہمیں ان کی

ضرورت نہیں۔ ان کے گائیوں، ان کے دودھ، ان کے پنیر کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمارے محتاج ہیں ان کا بایکاٹ کرو اللہ انہیں تباہ کر دے گا، مگر یہ بایکاٹ ایک دن یا چند دنوں کے لیے نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمیشہ کے لیے ہونا چاہیے ہمارا رویہ وہی ہونا چاہیے جو ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور تمہارے معبودوں سے جو اللہ کے علاوہ ہیں ہم تمہارا (تمہارے عمل کا) انکار کرتے ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور نفرت ظاہر ہو چکی ہمیشہ کے لیے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔

تاجر بھائیو ہمیں رسوا مت کرنا۔

صحافی بھائیو ہمیں رسوا مت کرنا۔

میڈیا والو ہمیں رسوا مت کرنا۔

حکمرانو ہمیں رسوا اور ذلیل مت کرنا۔

حرمین شریفین کے خادم کہلانے والو امت محمد کو رسوا مت کرو ہمارے ساتھ غداری مت کرنا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں خیانت نہ کرنا۔ ہماری دوستی اور دشمنی کا معیار صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرو اللہ نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے جس کی ابتداء اس نے خود کی ہے اور اسی کام پر فرشتوں کی تعریف کی ہے وہ کام ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و تائید (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا) ”اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کرتے ہیں ایمان والو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔“

اے اللہ تو سلامتی، رحمتیں اور برکت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما۔ اے اللہ ہماری طرف سے تو انہیں بہترین جزاء عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم نہ کرنا۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اتباع ان کی دعوت کی نصرت سے محروم مت کرنا۔ اللہ ہمیں آپ کے حوض کوثر پر لے جا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہمیں حوض کوثر کا پانی پلا۔ ہمارے اور ان کے درمیان جدائی پیدا مت کر، ہمیں اس جگہ داخل کر جہاں انہیں داخل کرے گا (جنت میں)۔ اے اللہ جو بھی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے ان کے بارے میں بدزبانی کرتا ہے اللہ اس کی زبان گنگ کر دے، اس کے اعضاء مفلوج کر دے، اسے دوسروں کے لیے عبرت بنا دے۔ اے اللہ ہمارے حکمرانوں کو توفیق دے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کریں، اے اللہ انہیں حق پر اکھٹا اور متفق کر دے۔

اب وقت آگیا ہے

اب وقت آگیا ہے کہ ہم اللہ کے بارے میں کسی قسم کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔ اے اللہ جو مجاہدین تیری راہ میں جہاد کر رہے ہیں ان کی مدد فرما، جو تیرے دین کی سربلندی کے لیے سر پیکار ہیں۔ اے اللہ عراق، فلسطین، چین، کشمیر، افغانستان، سوڈان اور موناغادیشو اور جہاں جہاں مجاہدین جہاد میں مصروف ہیں ان کی مدد فرما، تو ان کا حامی و ناصر اور پشت بان ہے۔

اے اللہ ہمارے لوگ جہاں بھی قید و بند میں ہیں ان کو چھٹکارا عطا فرما۔

(اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعْظُمُ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ)

اللہ عزوجل کو یاد کرو، وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو، وہ تمہیں اور زیادہ دے گا۔

(خطبہ مکمل ہوا)

احمد بن عبد الرحمن کی تحریر

اے اللہ تمام قیدیوں کو رہائی نصیب فرما جو بھی ہمارے مشائخ، بھائی اور نیک لوگ قید ہیں انہیں رہائی دے۔
اللہ ان پر اپنی وسیع رحمت نازل فرما۔ اے اللہ ہمارے جتنے لوگ کفار کی قید میں ہیں انہیں رہائی نصیب
فرما۔ اے اللہ اسلام کی عظمت رفتہ اور اس کی شان و شوکت اسے دوبارہ عطا فرما۔ یا رب العالمین

کونوا فداء لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اخوانکم فی الاسلام

<https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101>

انصار اللہ اردو

باب الاسلام فورم کے روابط

<http://bab-ul-islam.net>

<https://bab-ul-islam.net>

<http://203.211.136.84/~babislam>

اہم نوٹ:

باب الاسلام فورم کو <https://> کے ساتھ استعمال کریں

الموحدین ویب سائٹ

www.muwahideen.co.nr

مسلم ورلڈ ویڈیو پروسیسنگ پاکستان